ہوگئی ہے۔)

مولانا حبیب الرحمان خاں شروانی (م ۱۹۵۰ء) لکھتے ہیں :

"تاریخِ بغداد (خطیب بغدادی) جس طرح بہترین زمانہ کی تاریخ ہے۔ اسی طرح طرز بیان کے لحاظ سے مسلمان مؤرخین کی تصانیف کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ الفاظ بقدر معانی استعمال کیے گئے ہیں۔ عبارت آرائی و مدح طرازی کا نام نہیں۔ بیان صاف اور متعین ہے۔ جرح و تعدیل دونوں بے لاگ ہیں، اگرچہ بعض معرکۃ الآرا مقامات میں قوتِ فیصلہ کی کمی نمایاں ہے۔ محدثانہ روایات ہیں۔ ادیبانہ مبالغہ اور منطقیانہ تذبذب پاس نہیں"[۱۷]

تاریخِ بغداد میں ۷۸۳۱ مشاہیر و رجال کا تذکرہ ہے۔ یہ مصر سے ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۱ء میں ۱۴ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ صفحات کی مجموعی تعداد ۶۷۹۱ ہے[۱۸]

امام ابوعبداللہ حمیدی (م ۴۸۸ھ)

امام ابوعبداللہ محمد بن ابو نصر فتوح حمیدی ۴۱۸ھ میں پیدا ہوئے[۱۹] امام حمیدی نے جن اساتذہ سے استفادہ کیا، ان کی تفصیل ابنِ خلکان (م ۶۸۱ھ) نے وفیات الاعیان میں درج کی ہے[۲۰] امام حمیدی نے تحصیلِ تعلیم کے لیے بلاد اسلامیہ کا سفر کیا اور ہر جگہ اساطینِ فن سے اکتسابِ فیض کیا[۲۱]

امام حمیدی کے حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت اور اتقان پر علمائے فن کا اتفاق ہے۔ حدیث میں اُن کے علمی تبحر پر علمائے کرام نے اتفاق کیا ہے اور ان کی یہ خصوصیت بیان کی ہے کہ آپ بڑے دلکش انداز میں حدیثیں پڑھتے تھے[۲۲] حدیث کی طرح دوسرے علومِ اسلامیہ یعنی فقہ، رجال، تاریخ اور ادب و لغت وغیرہ میں بھی مہارتِ تامہ رکھتے تھے[۲۳]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں :

"در علم عربیت و ادب و حل تراکیب قرآن و دریافتِ لطافت و بلاغتِ

© rasailojaraid.com

آن دستگاہی کلی نصیب دارد[۲۴]

(علم عربیت وادب، قرآن کی ترکیبوں کے حل اور اس کی بلاغت و لطائف کی دریافت میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔)

امام حمیدی امام ابن حزم (م ۴۵۶ھ) کے اخص تلامذہ میں سے تھے۔ اس لیے ان کا رجحان بھی اپنے استاد کی طرح ظاہری مذہب کی طرف تھا[۲۵]

امام حمیدی نے، ار ذی الحجہ ۴۸۸ھ کو انتقال کیا[۲۶]

تصنیفات

کتاب الجمع بین الصحیحین یہ امام حمیدی کی سب سے اہم اور مشہور کتاب ہے۔ اس کو انہوں نے صحابہ کرام کے ناموں پر ان کے فضل و تقدم کے اعتبار سے مرتب کیا ہے اس لیے میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رض، اس کے بعد خلفائے راشدین اور پھر عشرہ مبشرہ کی حدیثیں ہیں اور اس کے بعد دیگر صحابہ کی مرویات ان کے مراتب کے اعتبار سے درج ہیں۔ امام حمیدی کی یہ کتاب بڑی مستند خیال کی جاتی ہے۔

علامہ ابن اثیر جزری (م ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

"واعتمدتُ فی النقل من الصحیحین علیٰ ماجمع الحمیدی فی کتابه فانّه احسن فی ذکر طرقه و استقصی فی ایراد رواته والیه المنتهیٰ فی جمع هٰذین الکتابین[۲۷]"

(میں نے صحیحین کی حدیثیں (اپنی کتاب جامع الاصول میں) نقل کرنے میں حمیدی کی کتاب پر اعتماد کیا ہے، کیونکہ انہوں نے روایات کے طرق بیان کرنے میں بڑی خوبی سے کام لیا ہے۔ اور رواۃ کا بھی نہایت استقصار سے ذکر کیا ہے۔ پس ان دونوں کتابوں کے بارے میں ان کی کتاب اصل مرجع ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فی الجمع بین الصحیحین کی تلخیص کی ہے[۲۸]

تاریخِ اُندلس: اس کا اصل نام "جذوۃ المقتبس فی تاریخ علماء الاندلس" ہے۔ اور اس کو امام حمیدی نے اپنی یادداشت سے مرتب کیا ہے [۲۹]

۱۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج ۱ ص ۴۹
یاقوت حموی، معجم البلدان ج ۴ ص ۵۲

۲۔ ابن سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳ ص ۱۲
ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۳۳۱

۳۔ ابنِ جوزی، المنتظم، ج ۸ ص ۲۶۷
ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۳۲۶

۴۔ ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳ ص ۱۲

۵۔ سمعانی، کتاب الانساب، ورق ۲۰۴

۶۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج ۱ ص ۴۶
ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۲ ص ۱۰۲

۷۔ سمعانی، کتاب الانساب، ورق ۲۰۴
ابنِ جوزی، المنتظم، ج ۸ ص ۲۶۷
ابن صلاح، مقدمہ ابنِ صلاح، ص ۱۹۲
ابنِ خلکان، وفیات الاعیان، ج ۱ ص ۴۶
ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۳۳۶
ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳ ص ۱۲
ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۲ ص ۱۰۱
شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین، ص ۷۳

۸۔ سمعانی، کتاب الانساب، ورق ۲۰۴

۹۔ ابنِ عساکر، تبیین کذب المفتری، ص ۲۲۸

© rasailojaraid.com

۱۰ه ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۳۳۶

۱۱ه ابن عساکر، تبیین کذب المفتری، ص ۲۷۱

۱۲ه ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج ۱ ص ۴۶

۱۳ه ابنِ عساکر، تبیین کذب المفتری، ص ۲۶۹، ۲۷۰

۱۴ه ابنِ جوزی، المنتظم، ج ۸ ص ۳۶۶

۱۵ه ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص ۳۰۵

۱۶ه حاجی خلیفہ مصطفیٰ، کشف الظنون، ج ۱ ص ۲۲۱

۱۷ه حبیب الرحمان خاں شیروانی، معارف اعظم گڑھ، ج ۳۲، نمبر ۲، ص ۱۰۸

۱۸ه ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ج ۲ ص ۳۰۹

۱۹ه ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب، ج ۳ ص ۳۹۲

۲۰ه ابنِ خلکان، وفیات الاعیان، ج ۲ ص ۲۸۵ ۲۱ه سمعانی، کتاب الانساب، ورق ۵۴۸

۲۲ه ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴ ص ۱۸-۱۹-۲۰،

۲۳ه یافعی، مرآۃ الجنان، ج ۳ ص ۲۱۹، ۲۴ه شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین، ص ۸۲

۲۵ه ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴ ص ۱۸

۲۶ه شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین، ص ۸۲

۲۷ه ابنِ اثیر، جامع الاصول، مقدمہ

۲۸ه سید سلیمان ندوی، مقالاتِ سلیمان، ج ۲ ص ۳۵۷

۲۹ه حاجی خلیفہ مصطفیٰ، کشف الظنون، ج ۱ ص ۳۹۰

محترم قارئین

بعض وجوہ کی بنا پر چند ایک خریداری نمبر تبدیل کرنے پڑے ہیں۔ براہِ کرم اپنا نیا خریداری نمبر نوٹ فرمالیجئے گا جو لفافے پر درج ہے۔ زرِ تعاون کے لیے یاد دہانی کے باوجود جن حضرات کی طرف سے اطلاع موصول نہیں ہوئی، اُن کے نام پرچہ بدستور جاری رکھنے سے قاصر ہوں گے۔

شکریہ

ناظم سرکولیشن